روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 28 فروری 2014ء 27 ربیع الثانی 1435 ہجری 28 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 48

## نفع مند علم کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ جو علم تو نے مجھے سکھایا اس کے ذریعہ مجھے نفع پہنچا اور مجھے وہ کچھ سکھا جو مجھے فائدہ دے اور مجھے علم میں بڑھاتا چلا جا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب العفو حدیث نمبر:3523)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمارا مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں اور ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلاتوقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں‘‘۔ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 27)

’’جو خدا کے ماموراور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ‘‘۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403)

اس وقت ہم پر قلم کی تلواریں چلائی جاتی ہیں اور اعتراض کے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوتوں کو بیکار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اس کے برگزیدہ نبی ﷺ کی نبوت کے اثبات کے لئے اپنی قلموں کے نیزوں کو تیز کریں۔ (ملفوظات جلد اول ص 150)

اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 65)

سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے ستر پچھتر کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق وباطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 578)

## تحریک وقف زندگی اور داخلہ جامعہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

(i)’’میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔...... کام کی وسعت کا تقاضا ہے کہ ہر سال ایک سو نہیں بلکہ 200 (مربی) رکھے جائیں۔ پس ایک تحریک تو میں یہ کرتا ہوں کہ دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے۔......‘‘

(الفضل 31 مارچ 1944ء)

(ii) پھر زندگی وقف کرنے والوں کو فرماتے ہیں۔

’’خدا نے تمہارے لئے بڑی بڑی عزتیں رکھی ہیں۔ تم خدا پر توکل کرو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو وہ دینے پر آتا ہے تو وہ کچھ دے دیتا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔‘‘

(الفضل 22 اکتوبر 1955ء)

(مرسلہ: وکیل التعلیم تحریک جدید)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

# خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ یکم فروری کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوچکے ہیں

## خطبہ جمعہ 10 جنوری 2014ء

س: کیا حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد صرف عقائد کی اصلاح کرنا تھا اس بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کا مشن اور بعثت کا مقصد صرف عقائد کی اصلاح کرنا نہیں تھا۔ آپ نے واضح فرمایا ہے کہ ''بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا اور اعمال کی اصلاح کرنا بھی ضروری ہے'' اس چیز کے لئے آپ تشریف لائے ہیں۔ بندے کا ایک دوسرے کے حق کو ادا کرنا بھی ایک مقصد ہے اور یہ سب باتیں اعمال پر منحصر ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے عمل اور ایمان کا کیا تعلق بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ''یاد رکھو لفاظی اور لسانی کام نہیں آ سکتی، جب تک کہ عمل نہ ہو۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 48)

پھر ایک موقع پر فرمایا۔ ''اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نصیب نہیں ہے۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 249)

س: ہم کس صورت میں حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے والے بن سکتے ہیں؟

ج: فرمایا اگر ہم نے حضرت مسیح موعود کے مشن اور مقصد کو پورا کرنے والا بننا ہے تو یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی روکوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ کیونکہ یہ عملی اصلاح ہی دوسروں کی توجہ ہماری طرف پھیرے گی۔ ہماری اپنی اصلاح سے ہی ہمارے اندر وہ قوت پیدا ہوگی جس سے دوسروں کی اصلاح ہم کرسکیں گے۔

س: حضور انور نے اچھائی کی نسبت برائی کے پھیلنے کی شرح تیز ہونے کی کیا وجہ بیان فرمائی اور اس ضمن میں کون سی مثال پیش فرمائی؟

ج: فرمایا آجکل دنیا سمٹ کر قریب تر ہوگئی ہے۔ گویا ایک شہر بن گئی ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے ایک محلّہ بن گئی ہے۔ ہزاروں میل دور کی برائی بھی ہر گھر میں الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ پہنچ گئی ہے اور ہر ملک کی جو خواہ ہزاروں میل دور ہے، اچھائی بھی ہر گھر تک پہنچ گئی ہے۔ مجموعی لحاظ سے اچھائی اور برائی کا معیار بدل گیا ہے۔ ایک چیز جو دینی معاشرے میں برائی ہے، دنیادار معاشرے میں جو اب تقریباً لا مذہب معاشرہ ہے، اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جس کو ہم برائی سمجھتے ہیں یہ ان کے نزدیک بہت معمولی سی چیز ہے۔ بلکہ اچھائی سمجھی جانے لگی ہے۔

س: حضرت مصلح موعود نے عملی اصلاح کے لئے کن تین قوتوں کو ضروری قرار دیا؟

ج: فرمایا حضرت مصلح موعود نے بڑے عمدہ رنگ میں وضاحت فرمائی ہے کہ اگر عملی اصلاح کے لئے یہ باتیں انسان میں پیدا ہوجائیں تو تبھی کامیابی مل سکتی ہے اور یہ تین چیزیں ہیں۔ نمبر ایک قوت ارادی، نمبر دو صحیح اور پورا علم اور نمبر تین قوت عملی۔

س: قوت ارادی مضبوط ہونے کے باوجود نتائج صحیح کیوں نہیں نکلتے حضور انور نے حضرت مصلح موعود کا حوالہ دیتے ہوئے اس کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا حضرت مصلح موعود نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ ''ہماری قوت ارادی تو مضبوط ہے اور طاقتور ہے پھر بھی نتائج صحیح نہیں نکلتے تو پھر یقیناً دو باتوں میں سے ایک بات ہے۔ یا تو یہ کہ عمل کے لئے حقیقی قوت ارادی جو چاہئے، اتنی ہمارے اندر نہیں ہے، لیکن عقیدے کی اصلاح کے لئے جتنی قوت ارادی کی ضرورت تھی وہ ہم میں موجود تھی، اس لئے عقیدے کی تو اصلاح ہوگئی لیکن عملی اصلاح کے لئے چونکہ قوتِ ارادی کی ضرورت تھی، وہ ہم میں موجود نہیں تھی، اس لئے ہم اعمال کی اصلاح میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ اور پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ہماری عبودیت میں بھی کچھ نقص ہے۔ بندگی ہم جس کا دعویٰ کرتے ہیں اُس میں بھی کچھ نقص ہے اور اس وجہ سے قوتِ عملی مفلوج ہوگئی ہے اور قوتِ ارادی کے اثر کو قبول نہیں کررہی۔ یعنی عمل کی قوت ہماری مفلوج ہوگئی ہے اور قوت ارادی کا اثر نہیں قبول کررہی۔ یا جن معاونوں کی ان باتوں کو قبول کرنے کے لئے یا جن مددگاروں کی ضرورت ہے، اُن میں کمزوری ہے۔ اس صورت میں ہم جب تک قوت متاثرہ یا عملی قوت کا یا اثر لے کر کسی کو کام کو کرنے والی قوت کا علاج نہ کرلیں کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔''

(خطبہ جمعہ، فرمودہ 10 جولائی 1936ء)

س: ''ارادہ اور عمل علم کے مطابق چلتے ہیں'' کے حوالہ سے حضور انور نے کیا تفصیل فرمائی؟

ج: فرمایا ہم عملی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ ارادہ بھی علم کے مطابق چلتا ہے اور عمل بھی علم کے مطابق چلتا ہے۔ پس علم کی کمی کی وجہ سے نقص پیدا ہوجاتا ہے اور علم کی صحت قوتِ ارادی کو بڑھا دیتی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ انسان کسی چیز کو اُٹھانے کے لئے، اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور اُسے ہلکی سمجھتا ہے لیکن وہ بھاری ہوتی ہے، اُٹھا نہیں سکتا۔ لیکن جب ایک دفعہ اندازہ ہوجائے کہ یہ بھاری ہے تو پھر زیادہ قوت صرف کرتا ہے، زیادہ طاقت لگاتا ہے، اُٹھانے کا طریق بدل لیتا ہے تو پھر اُس کو اُٹھا بھی لیتا ہے۔ پس کوئی زائد طاقت اُس میں دوسری دفعہ نہیں آئی بلکہ صحیح علم ہونے کی وجہ سے طاقت اور صحیح طریق پر طاقت کا استعمال اس نے کیا تو اس میں کامیاب ہوگیا۔ پس یہی اصول یہاں عملی صلاحیت کے استعمال اور عملی کمزوری کو دور کرنے کے لئے یہاں لگانے کی ضرورت ہے۔

س: حضور انور نے قوت موازنہ کی کیا تفصیل فرمائی؟

ج: فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک انسان میں ایک قوت موازنہ رکھی ہے جو یہ فیصلہ کرتی ہے کہ فلاں کام کرنے کے لئے اتنی طاقت درکار ہے۔ کیونکہ ساری طاقت انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتی بلکہ دماغ میں محفوظ ہوتی ہے۔ یہ قوتِ موازنہ بھی علم کے ذریعہ آتی ہے۔ خواہ اندرونی علم ہو یا بیرونی علم ہو۔ اندرونی علم سے مراد مشاہدہ اور تجربہ ہے اور بیرونی علم سے مراد باہر کی آوازیں ہیں جو کان میں پڑتی ہیں۔

س: حضور انور نے بیرون ملک قیام کی درخواست دینے والوں کو کیا نصائح فرمائیں؟

ج: فرمایا اکثریت کے ذہنوں میں یہ بات راسخ ہوگئی ہے کہ لمبی کہانی بنائے بغیر اور جھوٹی کہانی بنائے بغیر ہمارے کیس پاس نہیں ہوں گے، حالانکہ کئی مرتبہ میں کہہ چکا ہوں کہ اگر مختصر اور صحیح بات کی جائے تو کیس جلدی پاس ہوجاتے ہیں۔ اس کے لئے تو یہی کافی ہے کہ دماغی ٹارچر اب اُن سے برداشت نہیں ہوتا۔ جہاں ہر وقت اپنا بھی دھڑکا ہے اور اپنے بچوں کا بھی دھڑکا ہے۔ بہت ساری پریشانیاں ہیں، سکول نہیں جا سکتے، سکولوں میں تنگ کئے جاتے ہیں، تو اس طرح کی بہت ساری چیزیں ہیں اکثر کیس جو ہیں وہ اسی بات پر پاس ہوجاتے ہیں۔ پس سچائی پر قائم رہنا چاہئے اور پھر خدا تعالیٰ پر توکل بھی کرنا چاہئے۔ یہ جھوٹی کہانیاں جب بچوں کے سامنے ذکر ہوں کہ ہم نے جج کو یہ کہانی سنائی اور وہ سنائی تو پھر بچے بھی یہی سمجھتے ہیں کہ جھوٹ بولنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ تصور پیدا ہوجاتا ہے کہ جھوٹ ہی ہے جو تمام ترقیات کی چابی ہے اور نتیجہ کیا ہوگا پھر، نتیجہ ظاہر ہے کہ بڑے ہوکر جہاں، جہاں بھی ایسے بچے کو جھوٹ بولنے کا موقع ملے گا، وہ اپنی قوتِ موازنہ سے فیصلہ چاہے گا تو قوتِ موازنہ اُسے فوراً یہ فیصلہ دے دے گی کہ خطرہ زیادہ ہے، جھوٹ بول لو، اس میں کوئی حرج نہیں۔

س: ہمیں اپنی قوت ارادی کو کس طرح کا بنانا ہوگا؟

ج: فرمایا اپنی قوت ارادی کو ہمیں اُس زبردست افسر کی طرح بنانا ہوگا جو اپنے حکم کو اپنی طاقت اور قوت اور اصولوں کے مطابق منواتا ہے اور کسی مصلحت کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتا۔ ہمیں چھوٹے بڑے گناہوں کی اپنی من مانی تعریفیں بنا کر اپنے اوپر غالب آنے سے روکنا ہوگا۔

س: حضرت مصلح موعود نے قوت عملیہ کی کمزوری کی کتنی اقسام بیان فرمائیں اور ان کی اصلاح کا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: ''یاد رکھنا چاہئے کہ قوت عملیہ کی کمزوری دو طرح کی ہوتی ہے۔ حقیقی اور غیر حقیقی۔ غیر حقیقی تو یہ ہے کہ قوت تو موجود ہو لیکن عادت وغیرہ کی وجہ سے زنگ لگ چکا ہو اور حقیقی یہ ہے کہ ایک لمبے عرصے کے عدمِ استعمال کی وجہ سے وہ مردہ کی طرح ہوگئی ہو، مردے کی طرح ہوگئی ہو اور اُسے بیرونی مدد اور سہارے کی ضرورت پیدا ہوگئی ہو۔ بعض کے لئے قوت ارادی پیدا کرنے کی ضرورت ہے، بعض کے لئے قوت عملی پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور بعض کے لئے اس صورت میں جبکہ بوجھ زیادہ ہو اُن کی طاقت اور برداشت سے باہر ہو، بیرونی مدد کی ضرورت ہے۔'' (اس وقت معاشرے کو اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے، جماعت کو اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے، ذیلی تنظیموں کو اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے)۔

(خطبہ جمعہ، فرمودہ 10 جولائی 1936ء)

س: حضور انور نے عملی اصلاح کے ضمن میں حضرت مسیح موعود کے کن ارشادات پر روشنی ڈالی؟

ج: آپ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے''۔ پس اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا، اپنی قوتِ ارادی کو دعا کے ذریعہ سے مضبوط کرنا ہے اور قوت کا خرچ کرنا، قوتِ ارادی اور قوتِ عملی کا اظہار ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 116)

پس عملی حالتوں کی درستی کے لئے بہت محنت اور مسلسل نظر رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہر احمدی اپنے احمدی ہونے کے مقصد کو پورا کرسکے۔

س: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن کی وفات کا تذکرہ فرمایا؟

ج: فرمایا میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا، جنازہ غائب جو مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے کلکتہ انڈیا کا ہے۔ 3/جنوری 2014ء کو تقریباً 80 سال کی عمر میں قادیان میں وفات پاگئے۔

☆......☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ............مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 5 روپے

ڈاکٹر جان موفات سابق پروفیسر یونیورسٹی آف ٹورانٹو............ترجمہ: زکریا ورک کینیڈا

# پروفیسر عبدالسلام، بیتے دنوں کی مہکتی یادیں

قسط اول

یونیورسٹی آف ٹورانٹو کے سابق پروفیسر جان موفات (John Moffat) کی کتاب Einstein Wrote Back - My life in Physics ۔ 2010ء میں ٹورانٹو سے شائع ہوئی تھی۔ کتاب میں بیسویں صدی کے جلیل القدر سائنسدانوں جیسے نیلز بوہر، آئین سٹائن، فریڈ ہوئیل، وولف گانگ پالی، پال ڈائراک کے متعلق جان موفات نے اپنے تاثرات بیان کئے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ فزکس کا علم انہوں نے ڈنمارک میں خود ہی سائنسی کتابیں، جرنلز پڑھ کر حاصل کیا تھا۔ ایام شباب میں انہوں نے آئین سٹائن کے ساتھ نظریہ اضافت پر خط و کتابت کی۔ بغیر انڈر گریجوایٹ ڈگری کے ان کو کیمبرج میں داخلہ مل گیا۔ کتاب کا سرورق نہایت عمدہ، طباعت زیدہ زیب، پرنٹ کا فانٹ نہایت مناسب، پیراگرافوں کے درمیان مناسب جگہ دی گئی ہے۔ طرز بیان، تسلسل اور شستہ زبان ایسی کہ کتاب رکھنے کو جی نہیں کرتا۔ کتاب میں متعدد حیران کن واقعات بیان کئے گئے ہیں جیسے کہ انہوں نے آئین سٹائن کی تھیوری میں حسابی غلطی نکالی مگر سائنسی جرنلز نے ان کا مضمون شائع کرنے سے انکار کر دیا۔ دسویں باب کا عنوان عبدالسلام ہے، یہ تاثرات بہت دلچسپ اور کچھ نئی باتیں اور حقائق بیان کرتے ہیں۔ Amazon.com سے یہ کتاب خریدی جاسکتی ہے۔ قارئین کے افادہ کیلئے اس کا ترجمہ یہاں دیا جاتا ہے۔

## دسواں باب۔ عبدالسلام

(صفحات 139 تا 144)

فریڈ ہوئیل نے کیمبرج کو 1955ء میں امریکہ جانے کیلئے الوداع کہا جہاں وہ ستاروں کی کمپوزیشن پر اپنی ایسٹروفزیکل ریسرچ کو جاری رکھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ ٹرینٹی کالج میں اپنے پہلے سال کے خاتمہ پر میں نے خود کو کسی سپروائزر کے بغیر پایا۔ یونیورسٹی کے نئے قواعد کے مطابق کیمبرج میں کسی ریسرچ طالبعلم کا سپروائزر رکھنا لازمی امر تھا۔ چونکہ میری ریسرچ کا کام تسلی بخش طریق سے جاری تھا، اس لئے کسی سپروائزر کا حاصل کرنا محض خانہ پری تھی کیونکہ میں آزادانہ طور پر تحقیقی کام کر رہا تھا۔

یونیورسٹی نے تجویز کیا کہ میری نگرانی کا کام عبدالسلام کرے گا جو سینٹ جانز کالج میں نوجوان فیلو تھا اور یونیورسٹی میں نیا تعین شدہ لیکچرر تھا۔ خوش قسمتی سے سلام نے مجھے اپنے ماتحت لینا منظور کر لیا۔ اس زمانے میں وہ نظریہ اضافت یا نظریہ کشش ثقل میں خاص دلچسپی نہیں لے رہا تھا۔ بلکہ وہ کوانٹم فیلڈ تھیوری اور پارٹیکل فزکس کی ریسرچ میں مصروف ہونے کے علاوہ اپنے سابق سپروائزر پال میتھیوز کے تعاون سے کیمبرج میں پارٹیکل فزکس گروپ تشکیل کر رہا تھا۔ اس کے نتیجہ میں عبدالسلام کے ماتحت میری سپرویژن اتنی ہی بے ضابطہ ثابت ہوئی جتنی کہ یہ فریڈ ہوئیل کے ماتحت تھی۔ ہمارا علمی سیشن بینٹ سٹریٹ پر واقع آرٹس سکول میں سلام سے ملاقات پر مشتمل ہوتا پھر وہاں سے گردن توڑ رفتار سے کنگز پیریڈ اور ٹرینٹی سٹریٹ سے جلدی جلدی چلتے ہوئے سینٹ جانز کالج پہنچتے جبکہ سیاہ گاؤن ہوا میں پھڑ پھڑا رہا ہوتا، اور میں سانس لئے بغیر نظریہ اضافت اور کشش ثقل میں اپنی پیش رفتیں خاموش سلام کو سنا رہا ہوتا تھا۔ سینٹ جانز کالج کے گیٹس پر ہم ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے، اور سلام اپنے کمروں میں جا کر انڈر گریجوایٹس کی ٹیوٹرنگ کا کام شروع کر دیتا۔

کیمبرج میں وہ عبدالسلام کے نام سے متعارف تھا۔ اس کے دیگر شاگردوں اور طبیعات دانوں کی طرح میں اس سے عبدوس کہہ کر مخاطب ہوتا تھا۔ اس کی ولادت ہندوستان کے اس حصہ میں ہوئی تھی جو پارٹیشن کے بعد پاکستان بنا تھا۔ اس کے والد احمدی (-) تھے، ایک ایسا فرقہ جو اسلامی دنیا میں بہت زیادہ تشدد کا نشانہ بنا تھا۔ سلام کی شادی اس کی فرسٹ کزن سے ہوئی تھی اور وہ اکثر کیمبرج میں دونوں گھومتے پھرتے نظر آتے تھے، اس کی اہلیہ اس کے کئی گز پیچھے سیاہ چادر میں ملبوس چل رہی ہوتی تھی۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ سلام کی طبیعات دان بننے کی جزوی وجہ یہ تھی کہ ایک گہرے مذہبی انسان ہونے کے ناطے سے اس کا یقین تھا کہ کوئی بھی کامیابی وہ تھیورٹیکل فزکس میں حاصل کرے گا اس سے اللہ کے راز جاننے میں مدد ملے گی۔

کہنے کا مقصد یہ نہیں کہ سلام کی فزکس میں دلچسپی ایک اعلیٰ مقصد کی طرف بالخصوص جانے کا ذریعہ تھا۔ ایک موقعہ پر جب ہم دونوں کیمبرج میں تیز تیز چلتے ہوئے جا رہے تھے تو اس نے باتوں باتوں میں کہا کہ یہ جاننا دلچسپی کا باعث ہوگا کہ آج سے پچاس سال بعد فزکس کس طرح کی ہوگی۔ یہ میرے نزدیک مضبوط اشارہ تھا کہ (وولف گانگ) پالی کی طرح، وہ بھی اس امر میں پوری دلجمعی سے دل بستہ تھا کہ مادہ کا بنیادی نظریہ کس طرح ڈیویلپ ہوگا، اور وہ کس رنگ میں پارٹیکل فزکس کو گہرائی سے سمجھنے میں کنٹری بیوٹ کر سکے گا۔

روز اول سے ہی یہ بات طے تھی کہ سلام کے ذریعہ میری نگرانی رسمی قسم کی ہوگی، کیونکہ میرے دو طالبعلم رفقاء یعنی جان پولکنگ ہارن Polking Horn اور والٹر گلبرٹ Gilbert کے ساتھ معاونت کے ماسوا، سلام طلباء کے ساتھ معاونت نہیں کیا کرتا تھا۔ اس قسم کی نگرانی کا بندوبست کیمبرج کے دستور کے خلاف نہیں تھا جہاں طالب علموں کو ان کے نگرانوں سے دور ہی رہنا پڑتا تھا۔ یہ ایک قسم کی Sink or Swim صورتحال تھی کیونکہ راہنمائی کے بغیر انسان کو سیکھنا پڑتا تھا کہ وہ اپنی سوچ میں خود مختار ہو اور اپنے بل بوتے پر ہی کامیابی کی راہ پر گامزن ہو۔ میں اس قسم کے بندوبست پر کافی حد تک رضامند تھا۔

سلام سے میری ملاقات پچاس کی نصف دہائی میں ہوئی تھی جب وہ ابھی شہرت یافتہ نہیں ہوا تھا۔ اس وقت وہ تیس کی دہائی میں پہنچا سرایت کرتی گہری بھوری آنکھوں والا، خوب بنائی ہوئی مونچھوں والا خوبصورت جوان تھا۔ اکثر وہ نفیس لباس میں ملبوس ہوتا تھا، تھری پیس سوٹ اور سینٹ جانز کالج کی ٹائی۔ کیمبرج میں سلام ایک کامیاب ترین انڈر گریجوایٹ رہ چکا تھا۔ ٹرائی پوز امتحان میں وہ Wrangler کا مرتبہ حاصل کر چکا تھا جس امتحان سے میں نے احسن طریق سے گریز کیا تھا۔ کیمبرج کا مشہور زمانہ ٹرائی پوز امتحان تین حصوں میں منقسم تھا، اور عموماً ان امتحانات کی تیاری کیلئے چار سال درکار ہوتے تھے۔ ان کا آغاز 1641ء میں ہوا تھا جب طالبعلم تین ٹانگوں والے سٹول پر بیٹھتے تھے اس لئے ٹرائی پوز کی اصطلاح، جبکہ ممتحن طالبعلموں پر سوالات کی بوچھاڑ کرتا تھا۔ یوں طالبعلم اور ممتحن کشتی کرتے تھے Wrangled یعنی وہ ممتحن کے ساتھ جوابات دینے کے دوران سوالات پر بحث کرتے تھے۔ 1794ء میں کیمبرج یونیورسٹی نے ٹرائی پوز امتحانات کو تحریری امتحانوں میں تبدیل کر دیا۔ جن طالبعلموں کے نمبر زیادہ ہوتے ان کو Wrangler کا خطاب دیا جاتا تھا اور سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے کو سینئر رینگلر کہا جاتا تھا۔ سلام نے فزکس کے ٹرائی پوز امتحان میں برتری حاصل کی تھی جس کے لئے اس نے رادرفورڈ کے زمانے کے فرسودہ لیبارٹری آلات سے کیونڈش لیبارٹری میں تجربات کئے تھے جو دراصل ایٹم کے سٹرکچر کو جاننے کے لئے استعمال کئے گئے تھے۔ کیمبرج میں لیکچرار متعین ہونے سے قبل سلام نے ایک سال انسٹیٹیوٹ فار ایڈوانس سٹڈی، پرنسٹن میں گزارا تھا، جہاں اس نے اپنے سابق سپروائزر پال میتھیوز Mathews کے اشتراک سے کوانٹم فیلڈ تھیوری کے ایک مشکل مسئلہ کو حل کیا تھا جس کو Overlapping Divergence Problem کہا جاتا ہے۔

یہ چیز دیکھ کر انسان انسپائر ہوتا کہ سلام فزکس کے متعلق کس حد تک جذبہ شوق سے سرشار تھا۔ میرے کیمبرج میں ایام کے دوران اس نے پارٹیکل فزکس میں سٹرانگ فورس اور جس چیز کو ڈسپرشن ریلیشنز کہا جاتا ان پر متعدد لیکچرز دئے تھے۔ فزکس میں ان ریلیشنز کو ایک میڈیم میں انڈیکس آف ریفریکشن سے منسوب کیا جاتا جیسے کہ پانی جو کہ ایک میڈیم میں فریکوئنسی آف ویوز کا فنکشن ہے۔ میں ان دنوں آرٹس سکول کی لائبریری کی اوپر کی منزل پر کافی وقت صرف کیا کرتا تھا، مائیکروفلمز کو دیکھنے کیلئے ایک چھوٹے سے پہیئے کو گھماتا تھا تا ان کا مطالعہ کرسکوں۔ دراصل یہ مائیکروفلمز کتاب دی تھیوری آف کوانٹائزڈ فیلڈ The Theory of Quantized Fields کی ابتدائی کاپی تھی جس کے مصنف دو رشین طبیعات دان نیکو لائے بوگو لیوبو Nikolay Bogolieubov اور ڈمٹری شرکوو Dmitry Shirkov تھے۔ ایک بار کلاس روم میں جب سلام لیکچر دے رہا تھا اور بلیک بورڈ پر لکھ رہا تھا، تو وہ بعض نیومیریکل فیکٹرز کو نظرانداز کر رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی کیلکولیشنز کو سمجھنا مشکل ہو رہا تھا، اس کتاب کو پڑھنے کے بعد مجھے معلوم تھا کہ وہ فیکٹرز کیا ہونے چاہئیں۔ سلام کے نصف لیکچر کے دوران میں کھڑا ہوگیا اور اس کی کیلکولیشنز میں Lack of Rigour کی شکایت کرتے ہوئے اپنے پاؤں پر گھوما اور باہر چلا گیا۔ اس گستاخانہ حرکت پر سلام نے مجھ سے ناراضگی کا اظہار نہیں کیا بلکہ حقیقت تو یہ ہے ایک طبیعات دان کی حیثیت سے میری عزت اس کی نگاہوں میں زیادہ ہوگئی۔

سلام کے ساتھ ایک ابتدائی سیشن کے دوران میں نے ان کے گوش گزار کیا کہ کس طرح کیمبرج میں آنے سے قبل میں نے آئین سٹائن کے ساتھ خط و کتابت کی تھی۔ ان کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ ''تم نے آئین سٹائن کے ساتھ خط و کتابت کی تھی؟'' انہوں نے کہا ''ہمیں اس کے متعلق کچھ کرنا ہوگا''۔

''آپ کا کیا مطلب ہے؟ میں نے استفسار کیا۔

سلام کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ ''تمہیں ان خطوط کی کاپیاں تیار کر کے ان کو قابل ذکر یونیورسٹیوں اور طبیعات دانوں جیسے فری مین ڈائی سن Dyson، آپن ہائیمر Oppenheimer اور امریکہ میں

وھیلر Wheeler کو بھجوانی چاہئیں‘‘۔انہوں نے کہا۔

میں اس تجویز پر حیران و ششدر رہ گیا، اس بات پر متوحش کہ مجھ کو اس طریق سے خود کو مشتہر کرنا چاہئے۔ سلام نے میری جھنجھلاہٹ کو محسوس کیا اور کہا: ’’موفات تمہیں اپنے آپ کو گویا فروخت کرنا ہے، فزکس کی دنیا مسابقت والی جگہ ہے‘‘۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ فقرہ سلام کی اپنی زندگی کا آئینہ دار تھا۔ وہ حد سے زیادہ مسابقت والے تھے، وہ ریسرچ گروپس کو لابی کرتے بلکہ نوبیل کمیٹی کو بھی، تا اپنے آئیڈیاز کی تشہیر کرسکیں۔ میں اور کیمبرج میں دیگر گریجوایٹ طالبعلم پال ڈائراک کے پرستار تھے جو اکیڈیمک سیاست سے اپنے آپ کو مکمل طور پر الگ رکھنے کا اہل تھا۔ ڈائراک نے اپنے شاندار سائنسی آئیڈیاز کو شائع کیا اور فزکس کی غضبناک مسابقتی دنیا میں اپنے ہاتھ آلودہ کئے بغیر بام شہرت پر پہنچ گیا۔ مجھے اس بات کا احساس تھا کہ اس قسم کا رجحان اپنانا شاید سادہ لوح اور نظریاتی قسم کا تھا، خاص طور پر اس بات کے پیش نظر کہ کیمبرج میں میری پوزیشن کمتر تھی لیکن میں سلام کے مشورہ پر عمل کرنے کے لئے خود کو مجبور نہ کرسکا۔

کوئی ایک ہفتہ بعد جب میں آرٹس سکول کی سیڑھیاں اترتے نیچے کی طرف آرہا تھا، تو سلام مشکل سے سانس لیتے ہوئے اوپر کی طرف جارہے تھے۔ انہوں نے مجھے روک کر پوچھا: ’’ہاں، تو موفات کیا تم نے آئن سٹائن کے خطوط ان لوگوں کو بھیج دیئے جو میں نے تجویز کئے تھے‘‘۔

ایک لمحہ کے لئے میں نے کچھ نہ کہا، پھر ہچکچاتے ہوئے کہا: ’’نہیں، میں نے اس بارے میں کچھ بھی نہیں کیا‘‘۔

سلام نے پوچھا: کیوں نہیں؟

’’کیونکہ میں اس معاملہ میں خود کو غیر مطمئن محسوس کرتا ہوں‘‘

’’اس قسم کے رجحان کے ساتھ بھلا تم فزکس میں اپنا نام بنانے کی امید کس طرح رکھ سکتے ہو؟‘‘

میں نے سلام کی طرف گھور کر دیکھا اور خاموش رہا۔ کچھ لمحے مجھ پر چیں بجبیں ہونے کے بعد سلام سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلے گئے۔

کیمبرج میں سلام ایک منفرد صورت حال میں تھے، کیونکہ وہ برصغیر ہندوستان سے واحد ممتاز نظری طبیعات دان تھے۔ 1947ء میں پاکستان کے قیام میں آنے کے بعد برٹش یونیورسٹی سسٹم میں دراصل وہ پہلے پاکستانی متعین کردہ پروفیسر تھے۔ بلاشبہ بعض اوقات وہ محسوس کرتے تھے کہ انگلش اکیڈیمک اسٹیبلشمنٹ کی طرف سے ان کے خلاف امتیازی سلوک برتا جارہا ہے۔ کیمبرج میں ایک اور رینگلر Wrangler جان میگز، John Meggs کوانٹم فیلڈ تھیوری پر اوریجنل طریق سے کام کررہا تھا۔ وہ دراز قد، ڈھیلے جسم والا، چشمے پہنے انگلش مین تھا۔ ہمارے ریسرچ طلباء کے مابین یہ افواہ تھی کہ سلام اور اس میں شدید اختلاف رائے تھا کہ میگز کس رنگ میں ریسرچ کررہا تھا اور میگز نے غصے کے عالم میں سلام کو نسلی تعصب والا کلمہ کہہ دیا جس نے ان کو خفا کردیا تھا۔

میگز بالآخر فوج میں چلا گیا اور پی ایچ ڈی کا فائنل ڈیفنس ایک سال کے لئے ملتوی کردیا۔ ایک روز اتفاق سے میں آرٹس سکول میں موجود تھا جب پال میتھیوز اور سلام ایک کمرے کے باہر کھڑے تھے تا جان میگز کا اس کی پی ایچ ڈی کے لئے امتحان لے سکیں۔ وہاں ڈائراک کا سابق شاگرد رچرڈ ایڈن آگیا اور پھر تینوں کے درمیان گرما گرم بحث شروع ہوگئی جس کا میں نے مشاہدہ کیا۔ ایڈن، سلام اور میتھیوز کو متنبہ کررہا تھا کہ اگر انہوں نے میگز کو پی ایچ ڈی عطا نہ کی تو اس کے شدید قسم کے بالواسطہ اثرات ہوں گے۔ اس نے کہا کہ میگز کیمبرج میں ممتاز طالب علم تھا اور اگر انہوں نے اس کو فیل کردیا تو سکینڈل کی وجہ بن جائے گا۔ ایڈن کے فقروں میں خفیہ پیغام یہ تھا کہ سلام کو چاہئے کہ میگز کا نسلی تعصب کا ممکنہ رجحان اس کے فیصلہ کو متاثر نہ کرے کہ پی ایچ ڈی کے طالبعلم کی علمی و دانشی کامیابیاں کیا ہیں۔ سلام اور میتھیوز نے میگز کو پی ایچ ڈی دے دی اور اس کے بعد میگز انڈسٹری میں ملازمت حاصل کرنے کے بعد کیمبرج سے رخصت ہوگیا۔

1957ء میں سلام کو امپیریل کالج لندن میں اپلائیڈ میتھے میٹکس کا پروفیسر متعین کردیا گیا اور میں ایک بار پھر کسی سپروائزر کے بغیر رہ گیا تھا۔ یہ ایسے مرحلے پر تھا جب میں قریب قریب اپنے تھیسس کو ختم کرچکا تھا۔

## باب گیارہ، امپیریل کالج

## لندن، صفحات 151 - 156

عبدالسلام کا نیا (تھیوریٹکل) گروپ شروع میں میتھے میٹکس ڈیپارٹمنٹ، امپیریل کالج لندن میں واقع تھا۔ یہ یورپین سٹائل کی پرانی عمارت تھی جو اصل میں رائل کالج آف سائنس اور رائل کالج آف آرٹس کا مرکز ہوتی تھا۔ سلام کی آمد کی تیاری کے سلسلے میں یونیورسٹی نے ریاضی کے شعبہ کی خستہ حال عمارتوں کو ٹرانسفارم کرکے عالیشان عمارت میں تبدیل کردیا تھا جو معزز نوجوان پروفیسر کے عین شایان شان تھا جس کے نئے ریسرچ گروپ سے امیدیں وابستہ تھیں۔ سلام کا دفتر پر تکلف تھا جس میں فرش پر عمدہ ایرانی قالین، اس طرف کونے میں مہاگنی ڈیسک، اور دیوار پر بلیک بورڈ آویزاں تھا۔ دوسرے دفتروں میں پارٹیشنز لگادی گئی تھیں تاکہ چھوٹے دفتروں کو الگ الگ بنایا جاسکے۔ میرا دفتر ان میں سے ایک تھا جو سلام کے آفس سے ملحق تھا جس کو حال ہی میں نئے فرنیچر سے سجایا گیا تھا یعنی ڈینش ٹیک ڈیسک اور بہت ہی آرام دہ ایزی چیئر۔ اگرچہ فرش پر کوئی ایرانی قالین بچھا نہیں ہوا تھا، تاہم کام کرنے کیلئے یہ ٹھاٹھ دار دفتر تھا جس سے میں اب تک کہیں بھی لطف اندوز نہ ہوا تھا۔

امپیریل کالج کی انتظامیہ نے سلام کو جو اس قدر توجہ دی تو عمر رسیدہ میتھے میٹکس فیکلٹی میں اس سے اضطراب پیدا ہوا جو کہ ابھی تک قدیم دفاتر میں شکستہ حال فرنیچر کے ساتھ مقیم تھے۔ نئے دفتر میں کام شروع کرنے کے کوئی ایک ہفتہ بعد، میں ایک روز بلڈنگ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ نصف درجن کے قریب پرانے پروفیسرز میرے دروازے پر جمع تھے اور میرے فرنیچر کو دیکھ کر تحقیرانہ انداز میں بڑبڑا رہے تھے۔ اگلے روز جب میں نے دفتر کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ میرا عمدہ فرنیچر غائب تھا، اور ایک پرانا ڈیسک اور خستہ حال کرسی اس کی جگہ پڑی ہوئی تھی۔ جب میں نے یہ شہادت سلام کو دکھلائی تو وہ آپے سے باہر ہوگئے اور اس کو ذاتی ہتک تصور کیا۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ وہ اس مسئلہ کا حل تلاش کریں گے۔ کچھ روز بعد جب میں نے دفتر کا دروازہ کھولا تو تفریح طبع کے ساتھ دیکھا کہ میرا سمارٹ فرنیچر واپس لوٹا دیا گیا تھا۔ تو یہ تھا بدلہ امپیریل کالج کے نئے اطلاقی ریاضی کے پروفیسر کا۔

بلاشبہ سلام اپنے اثر آفرین دفتر میں کسی نظام شمسی کے سیارچوں کے درمیان سورج کی مانند تھا۔ میری پوسٹ ڈاکٹرل فیلو کی تعیناتی کے بعد جان کلے ٹن ٹیلر John Clayton Taylor جو کیمبرج سے تھا اور جس کا پی ایچ ڈی تھیسس کوانٹم فیلڈ تھیوری میں فنڈامینٹل پرابلمز پر تھا، وہ بھی ہمارے گروپ میں امپیریل کالج کے لیکچرار کے طور پر شامل ہوگیا۔ رے سٹریٹر Ray Streeter جس نے امپیریل کالج میں بطور انڈر گریجوایٹ طالب علم کے شاندار کارکردگی دکھائی تھی، وہ سلام کا نیا گریجوایٹ طالب علم تھا۔ کچھ مہینوں کے بعد پیٹر ہگز Peter Higgs کو دوسرا پوسٹ ڈاکٹرل فیلو متعین کیا گیا اور ہم سب میرے آراستہ دفتر کو شیئر کرتے تھے۔ پیٹر ہگز پارٹیکل دریافت کرکے بام شہرت پر پہنچ گیا۔ انجام کار 2008ء میں 9 بلین ڈالر کی لاگت پر پروٹان کولائیڈر، یعنی لارج ہیڈران کولائیڈر، سرن جنیوا میں تعمیر کیا گیا جس کا ایک بڑا مقصد ہگز پارٹیکل کی دریافت تھا جس کو ہر کوئی پارٹیکل فزکس کے سٹینڈرڈ ماڈل کا linchpin ہونے پر یقین رکھتا تھا۔ پیٹر خاموش طبع، شرمیلا، خوشگوار انسان تھا، مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ ہم نے فزکس پر کبھی تبادلہ خیال نہیں کیا تھا۔

ہم سب سلام کے بڑے رعب دار دفتر کے گرد منڈلاتے رہتے تھے اس کوشش میں کہ ان سے ملاقات کرکے مستقبل کے ریسرچ پراجیکٹس کی منصوبہ بندی کرسکیں۔ ہم سلام سے توقع رکھتے تھے کہ وہ ہمیں ریسرچ میں گائڈنس فراہم کریں گے لیکن جیسا کہ بعد میں ثابت ہوا ہمارے سورج کے پاس صرف ایک سٹاک ان ٹریڈ (سائنسی) مسئلہ تھا جو وہ گریجوایٹ طالبعلموں اور پوسٹ ڈاکٹرل فیلوز کو دیتے تھے۔ یہ ہارورڈ یونیورسٹی کے نوبیل پرائز ونر جولین شونگر کی ایک تجویز پر مشتمل تھا جس نے ایلیمنٹری پارٹیکلز کے ماسز Masses کی پیداوار کا ایک طریق وضع کیا تھا۔ (اگلی 17 لائنیں نہایت تکنیکی اصطلاحوں پر مشتمل ہے اس لئے ترجمے سے اجتناب کیا گیا ہے)۔

ہم طالبعلموں اور پوسٹ ڈاکٹرل فیلوز کو معلوم ہوا کہ سلام لندن کی ایک احمدی بیت الذکر میں تواتر کے ساتھ جاتے ہیں۔ ان کی رہائش گاہ پٹنی Putney میں تھی جو کالج سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھی، ہمیں وہاں کبھی بھی مدعو نہیں کیا گیا تھا۔ جبکہ کیمبرج میں شام کے وقت سلام کی اہلیہ شوہر کے ساتھ پیدل چلتی اکثر دیکھی گئی تھیں، لندن میں ہم نے ان کو کبھی نہ دیکھا۔ جس دوران وہ اپنے اکیڈیمک کیریئر کے حصول میں سرگرداں تھے تو سلام اور وہ ایک دوسرے سے الگ کافی وقت گزارتے، وہ پاکستان میں اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ اکثر وقت گزارتی تھیں۔

ڈیپارٹمنٹ سے باہر سلام ازحد مصروف کار ہوتے تھے۔ یورپ اور امریکہ جانے اور آنے میں ان کے اسفار کا شیڈیول مصروف ترین ہوتا تھا جہاں وہ اپنی تازہ پارٹیکل فزکس تھیوریز پر لیکچر دیتے اور امپیریل کالج میں اپنے نئے گروپ کو پروموٹ کرتے تھے۔ وہ ہمارے گروپ کو دنیا کی فزکس کمیونٹی میں پارٹیکل فزکس ریسرچ میں سینٹر پیس بنانے کی کوشش میں تھے۔ ان کے کیریئر کے باقی حصے میں یہ سودائیانہ اسفار سلام کے لائف سٹائل کا حصہ بنے رہے۔ کسی نہ کسی طرح وہ لندن سے دور ترین ممالک کیلئے جہاز پکڑنے کے دوران لیکچر دینے کا بندوبست کرلیتے تھے۔ (زندگی) کے اس دور میں ہی جب وہ تیس کی دہائی میں تھے میں تعجب کرتا تھا کہ سلام آخر کب تک یہ غیر معمولی متقاضی شیڈیول برقرار رکھ سکیں گے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ان کے جہازوں اور ایئرپورٹوں پر بیٹھنے کے نقصان کی تلافی کیلئے کچھ بھی نہ تھا۔ اگرچہ آپ وزن میں زیادہ بھاری نہ تھے لیکن جسمانی ورزش میں ان کو کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

اپنے پارٹیکل فزکس گروپ کی شہرت قائم کرنے کے دوران سلام نے پال میتھیوز کے ساتھ اشتراک عمل جاری رکھا۔ پال کی پیدائش مشنری والدین کے یہاں ہندوستان میں ہوئی تھی

اور دیگر برطانوی طبیعات دانوں کی طرح جن کی بیک گراؤنڈ ان کے جیسی تھی جیسے ٹام کبل Tom Kibble جو امپیریل کالج میں پروفیسر بن گیا تھا، برصغیر میں اس کے ذاتی پس منظر نے سلام کی طرف کھچے چلے آنے میں مدد کی تھی جو لائف لانگ دوستی پر منتج ہوئی تھی۔

قریب لنچ کے وقت روزانہ میتھیوز جو اب ریاضی کے شعبہ میں پروفیسر تھا، جان ٹیلر اور میں امپیریل کالج کے فیکلٹی ریستوران میں اکٹھے ہوتے تھے۔ لنچ کے دوران کسی بھی لمحہ سلام چلے آتے اور سینڈ وچ کھانے کے دوران، گرمجوشی سے ہمیں اپنے فزکس کے کسی نئے آئیڈیا سے آگاہ کرتے۔ ان کے پاس روزانہ نئے آئیڈیاز ہوتے اور وہ ہم تینوں کو ساؤنڈنگ بورڈ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ ان کے یومیہ آئیڈیا کو احتیاط کے ساتھ سننے کے بعد میتھیوز، ٹیلر اور موفات کی تکون ان کو تباہ کرنے میں کوشاں ہو جاتی۔ ہم قریب ہمیشہ کامیاب ہو جاتے تھے۔ مگر سلام اس بات سے بے خطر اگلے روز نئے آئیڈیا کے ساتھ نمودار ہو جاتے۔ تاہم بعض دفعہ سلام کے آئیڈیاز میں سے ایک آئیڈیا لنچ میں زندہ بچ رہتا، پھر وہ تیزی سے چلے جاتے اور پورے شدومد کے ساتھ اس کی تحقیق میں جت جاتے۔ آخر کار یہ کسی فزیکل جرنل میں میتھیوز کیساتھ بطور جوائنٹ پیپر کے طبع ہو جاتا جس نے اس کی متعدد تکنیکی تفصیلات پر کام کیا ہوتا تھا۔ یہ شرکت کار جس میں اکثر سلام محرک آئیڈیا پیش کرتے اور میتھیوز اس کی تھکا دینے والی کیلکولیشنز صحیح نیومیریکل فیکٹرز سے کرچکا ہوتا تھا، آئیڈیل شرکت کاری تھی۔

اس وقت یعنی پچاس کی آخری دہائی میں سلام اس بات پر خفا رہتے تھے کہ پارٹیکلز کے ویک انٹر ایکشنز میں left-right parity symmetry violation تجویز کرنے پر وہ نوبیل انعام سے محروم رہ گئے تھے، اور اس بات کی شکایت وہ اکثر کیا کرتے تھے۔ یہ دراصل ایلیمینٹری پارٹیکلز کے ویک انٹرایکشنز میں left-right spatial symmetry کی بریکنگ کا مفروضہ تھا جو ریڈیو ایکٹو ڈیکے radioactive decay کا ذمہ دار تھا۔ کہا جاتا تھا کہ جب پارٹیکلز انٹرایکٹ کرتے ہیں تو وہ دائیں ہاتھ یا پھر بائیں ہاتھ طریق سے کرتے ہیں۔ پیرے ٹی آپریشن parity operation پارٹیکلز کو مرر امیجز mirror images سے تبدیل کر دیتا، یعنی دائیں ہاتھ والے پارٹیکلز بائیں ہاتھ والوں میں تبدیل ہو جائیں گے، اور بائیں ہاتھ والے دائیں ہاتھ والوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ الیکٹرومیگنیٹک اور سٹرانگ فورسز میں پیرے ٹی محفوظ رہتی ہے: یعنی ان قوتوں کے زیر اثر لیفٹ ہینڈڈ اور رائٹ ہینڈڈ پارٹیکلز ایک ہی قسم کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

دوسروں کے علاوہ سلام نے دریافت کیا تھا کہ ویک نیوکلیئر فورس دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ والے پارٹیکلز کیلئے asymmetric ہوتی ہے جس کی بناء پر وہ پیرے ٹی کی خلاف ورزی کرتی ہے: یعنی مرر امیج پارٹیکلز mirror image particles کے انٹرایکشنز اپنی اصل سے مختلف قسم کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ فزکس میں اس صورت حال کو تھری ڈائی مینشنل سپیس میں x,y,z coordinates کے سائن سے بیان کیا جاتا ہے، یعنی جس کو پیرے ٹی ٹرانسفارمیشن کا نام دیا جاتا ہے۔ سلام کو یہ آئیڈیا آیا اور انہوں نے ریڈیو ایکٹو ڈیکے کے انجام کے نتائج پر کام کیا تھا۔ 1956ء میں کولمبیا یونیورسٹی کی تجرباتی طبیعات دان چینین شیونگ وو Chien-Shiung Wu نے اپنی لیبارٹری میں پیرٹی وائیولیشن دیکھی تھی، جس کی وجہ سے 1957ء کا نوبیل انعام دیا گیا، مگر یہ نہ تو سلام اور نہ ہی میڈم وو کو ملا تھا۔

## یہ ایسا کیوں ہوا تھا؟

سلام، وولف گانگ پالی کے پرستار تھے جس کو پارٹیکل فزکس کمیونٹی میں چیف جسٹس تسلیم کیا جاتا تھا۔ وہ ہر اس مفروضہ کو ناکارہ قرار دے دیتا جو اس کے نزدیک غیر مستحق ہوتا تھا۔ سلام سے یہ غلطی ہوگئی کہ انہوں نے نئے مسودہ کے ہمراہ پالی کو خط بھیجا جس میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ پارٹیکل فزکس میں ویک انٹرایکشنز or beta decay کے ذریعہ، لیفٹ رائٹ پیرے ٹی سمٹری کی خلاف ورزی ہوتی تھی۔ پالی نے اپنے قائل کرنے والے طریق سے جواب دیا کہ نیچر میں لیفٹ رائٹ سمٹری کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں ہوگی اور جو کوئی اس کو ممکن سمجھتا ہے وہ خلاف عقل بات کر رہا ہے۔

تاہم دو چائنیز امریکن طبیعات دان لی اور ینگ Lee & Yang، 1956ء میں ایک پیپر شائع کر چکے تھے جس میں ویک انٹرایکشنز میں لیفٹ رائٹ سمٹری کی خلاف ورزی کی پیش گوئی کی گئی تھی، اور انہوں نے وو Wu کو آمادہ کر والیا تھا کہ وہ تجربہ کرے۔ پالی کے خیال میں یہ مقالہ صحیح نہ تھا اور سلام کو راغب کر کے باز رکھا کہ وہ اس آئیڈیا پر مزید تحقیقات کریں۔ لی اور ینگ کو پیرے ٹی وائیولیشن پر تحقیقات کی وجہ سے 1957ء کا نوبیل انعام دیا گیا۔ نوبیل کمیٹی پر سیکس ازم کا الزام لگایا گیا کہ انہوں نے وو Wu کو نظرانداز کر دیا تھا۔ سلام کی یہ نظراندازی تو سمجھ آتی تھی مگر اس کے علاوہ بہت سارے طبیعات دان بھی نظر انداز ہوگئے جنہوں نے اس موضوع پر تحقیقات شائع کی تھیں بشمول میری جیل مین Murray Gell-Man، رچرڈ فین مین Richard Feynman۔

# شذرات۔ چند مفید اقتباسات اور حوالے

## بابل کے لوگ اور سائنس

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ یونانی، سائنس کے بانی تھے۔ لیکن جدید کھدائیوں سے معلوم ہوا ہے کہ یہ صحیح نہیں۔ بابل اور اس کے اردگرد کے لوگ (جس علاقے میں حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے) Euclid کے مشہور تکونی مسئلہ کو Euclid سے سترہ سو سال پہلے جانتے تھے۔ ان کی بنائی ہوئی تکونی شکلیں جو مٹی کی تختیوں پر دستیاب ہوئی ہیں، اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہیں۔

## قدیم بیٹری سیل

مزید سنئے کہ ہمارے پیغمبروں کی سرزمین مشہور شہر بغداد کے قریب سے بجلی کا ایک سیل (Cell) کھدائی میں نکلا ہے، جس کا حال جارج گیمو (George Gamow) مشہور ایٹمی سائنس دان نے لکھا ہے۔ اور یہ رائے قائم کی ہے کہ بجلی کے سیل اس زمانے میں زیورات پر سونے کا پالش چڑھانے کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ بعد میں یہ علم دنیا سے ناپید ہوگیا اور پھر زمانہ قریب میں Dottore Galvani نے اس کو دوبارہ دریافت کیا۔

## انبیاء کے متعلق شواہد

تھوڑا عرصہ پہلے تک تاریخ کے ماہرین حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یوسفؑ وغیرہ کے واقعات کو محض افسانہ قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ان شخصیتوں کے وجود کا کوئی تاریخی ثبوت موجود نہیں۔ لیکن زمانہ حال کی کھدائیوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ پیغمبر تھے اور ان جلیل القدر حضرات نے تبلیغ کے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایشیا اور افریقہ کے براعظموں میں بہت سے تبلیغی سفر کئے۔ امریکہ کے رسالہ لائف نے اپریل 1965ء میں جو بائبل نمبر نکالا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اس کا ثبوت بہم پہنچ چکا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے سفر کسی تجارتی یا دنیوی مقصد کے لئے نہ تھے، بلکہ صرف مذہبی مقاصد کے لئے تھے۔

موجودہ دور میں خود بائبل کے علمبرداروں نے بائبل کے بہت سے مندرجات کو غیر صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ مثلاً بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا۔ لیکن اب آپ کے معاشرہ کے قومی قوانین کی جو تختیاں برآمد ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے قبیلہ میں قاعدہ یہ تھا کہ جب کوئی معزز سردار بوڑھا ہو جاتا تھا تو وہ اپنی بیوی کو بہن کا لقب دے دیتا تھا اور اس معروف روایت کو باعث اعزاز سمجھا جاتا تھا۔ پس جب مصر میں آپ نے اپنی بیوی کو بہن کہا تو اس کا مطلب حقیقی معنوں میں بہن قرار دینا نہ تھا، اور نہ مقصد جان بچانا تھا، بلکہ انہوں نے اہل مصر پر اپنا خاندانی مرتبہ واضح کیا کہ وہ قبیلہ کے شیوخ میں سے ہیں۔ لیکن جب سینکڑوں سال بعد لوگوں نے بائبل لکھنا شروع کی، اس وقت پچھلی روایات و اصطلاحات ختم ہو چکی تھیں اور قانون بدل چکے تھے۔ پس حضرت ابراہیمؑ کے متعلق جو روایات تورات میں چلی آرہی تھیں، اس کی انہوں نے قیاساً ایک غلط توجیہہ کر ڈالی۔ رسالہ لائف کے خاص نمبر میں اس واقعہ کے علاوہ حضرت یعقوبؑ کے متعلق بائبل کی اُس روایت کو بھی غلط قرار دیا گیا ہے کہ انہوں نے (نعوذ باللہ) اپنے باپ کو دھوکہ دے کر نبوت حاصل کی اور جدید تحقیقات سے حاصل شدہ ثبوت فراہم کر کے آپ کو اور آپ کی والدہ کو فریب دہی کے الزاموں سے بری ثابت کیا ہے۔

## زرتشت کے متعلق تاریخی تحقیقات

موجودہ زمانے میں اسلام اور قرآن کی تائید میں جو باتیں سامنے آرہی ہیں وہ واقعی بہت حیران کن اور ایمان افروز ہیں۔ جدید تاریخی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ زرتشت کے مذہب میں بھی پانچ نمازیں تھیں۔ T.R.Sethina اپنی کتاب "ایرانی پیغمبر زرتشت" Zarthushtra the prophet of Iran میں صفحہ 62 پر لکھتے ہیں کہ دن کو پانچ Gahs میں تقسیم کیا گیا تھا اور پانچ مرتبہ عبادات واجب تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

اوقات حسب ذیل تھے:

1.From sun rise to noon. (چاشت)
2.From noon to 3 pm. (ظہر)
3.From 3 pm. to sunset. (عصر)
4.From sunset to midnight. (مغرب وعشاء)
5.From midnight to sunrise. (تہجد وفجر)

## علم کا نامعلوم دروازہ

بہت سی باتوں میں موجودہ زمانے کی سائنس اوراس کے پیدا کردہ فلسفی، مذہبی اور روحانی علوم کے مقابلے میں بری طرح پیچھے ہیں۔ مثلاً عمل انتقال خیالی (Telepathy) کے متعلق فرائڈ کوئی فیصلہ نہ کرسکا کہ آیا یہ حقیقت ہے یا نہیں۔ ولیم جیمز نے بھی تذبذب کا موقف اختیار کیا ہے۔ لیکن آج کل نفسیاتی سائنس کے عالم ٹیلی پیتھی کو تسلیم کرچکے ہیں اور اس پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ جس حقیقت کی کہیں اب جا کر ایک جھلک سائنس دانوں کو نظر آئی ہے، الہامی معلمین اور روحانی عالم ہزاروں سال سے اسے جانتے، برتتے اور پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور ہمارے علم کلام میں انتقال خیالی، اور علم پیشین سے لے کر الہام والقاء اور وحی تک ایک متفقہ حقیقت ہے۔

## ابتدا عقیدہ توحید سے ہوئی

اسی طرح اسلام، قرآن اور توریت کا نظریہ یہ ہے کہ وحدانیت کو بنی نوع انسان شروع ہی سے تسلیم کرتے چلے آرہے ہیں لیکن بعض سائنس دان اور جدید عقلیت پرست فلسفی اس کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ انسان پہلے پہل جس جس چیز سے خوف کھاتا تھا اس کو پوجتا تھا۔ اس طرح اس نے بہت سے خداؤں اور دیوتاؤں کا تصور پیدا کرلیا۔ بعد میں آہستہ آہستہ ذہنی ارتقا کے ذریعے وحدانیت کا ظہور ہوا۔

لیکن موجودہ زمانے میں افریقہ کے بعض محروم علم Pygmy قبائل جو ہمیشہ سے تہذیب و تمدن اور باہر کی دنیا سے الگ تھلک رہے ہیں، ان کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ ان میں بھی وحدانیت موجود ہے اور شروع سے چلی آرہی ہے۔ اس سے بعض نئے محققین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ انسان شروع ہی سے ایک خدا کا قائل رہا ہے۔

گویا اسلام کے اس نظریے کی تائید ہو رہی ہے کہ دراصل توحید ہی انسان کا اصلی مذہب تھا اور بعد میں لوگ جب بگاڑ کا شکار ہوئے تو انہوں نے شرک کی راہیں نکالیں۔ ان کی اصلاح کے لئے بار بار پیغمبر آتے رہے اور لوگوں کو توحید کی راہ پر ڈالتے رہے۔ بنی اسرائیل کی تاریخ میں اس کے شواہد کثرت سے ملتے ہیں۔

## سدومیوں کی تباہی کا واقعہ

قوم لوط کے مسکن Sodom اور گومورا Gommorrah کی تباہی کے جو واقعات بائبل میں درج ہیں، ان کے بارے میں روسی سائنسدان سپٹیٹ ایگر یسٹ نے اپنی تصنیف میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ان کی نوعیت ایٹمی دھماکے کی سی ہے۔ اس سلسلے میں اس نے واقعہ کی تفصیلات بیان کرکے اس میں سے ایسے پہلو اجاگر کئے ہیں جو ایٹمی دھماکے کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں۔

غور فرمائیے کہ یہ اس مادہ پرست اور ملحد سرزمین کا سائنس دان ہے جہاں مذہب دشمنی ایک اصول کی حیثیت سے نافذ چلی آرہی ہے، اور پھر اس کا دائرہ تحقیق بھی خاص طور پر طبیعیات ہے طبیعیات کا موضوع مادہ ہے۔ اب اسی سرزمین سے بائبل کی مذہبی روایات (جو صحیح ترین شکل میں قرآن میں مندرج ہیں) کی توثیق ہونے لگی ہے اور وہ بھی مادی سائنس کے ذرائع سے۔ ع

یہاں تک تو پہنچے، یہاں تک تو آئے

## ہواؤں کی بارآوری

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”ہم نے بارآور کرنے والی ہوائیں بھیجیں“ اب علم نباتات والے جانتے ہیں کہ کس طرح ہواؤں کے ذریعے نر درختوں کے Pollens مادہ درختوں تک پہنچتے ہیں۔ مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ کے اسی احسان کی طرف اشارہ ہے کہ ہوائیں کس طرح چل کر پھلوں کی تعداد میں اضافہ کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ قرآن کا بیان کردہ قانون زوجیت (کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا کر کے پیدا کیا) بھی ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے لئے قرآن حدیث اور سائنس کی مختلف شاخوں کا علم ضروری ہے جو آجکل بہت کم لوگوں کو حاصل ہے۔ جس طرح کسی زمانے میں منطق وغیرہ کو درس کا جزو بنایا گیا تھا، اسی طرح آج سائنس کو بھی درس نظامی کا جزو بنایا جانا چاہئے۔

## ”قانون زوجیت“ کا ایک اہم اطلاق

قرآن نے قانون زوجیت (جس کی ایک شاخ قانون اضداد بھی ہے) کو بیان کرتے ہوئے۔ بعض جگہ لطیف اشاروں سے یہ استدلال بھی کیا ہے کہ دنیا بھی تنہا نہیں ہوسکتی بلکہ دنیا کے ساتھ آخرت کا ہونا قانون زوجیت کا تقاضا ہے۔

اس بحث کے حق میں حال ہی میں ”کاروان سائنس“ (ج 4، شمارہ 3، 4) میں ایک اچھا معلوماتی مقالہ شائع ہوا ہے۔ جسے مدیر مجلّہ جناب عظمت علی خاں نے قلمبند کیا ہے۔ عنوان ہے ”مادہ اور ضد مادہ“ اس مضمون میں ایک دلچسپ اور اہم نظریے کی مختلف کڑیوں کی دریافت کا حال بیان کیا گیا ہے۔ پہلے یہ دریافت ہوا کہ مادہ کے ساتھ ذرات کے ساتھ ”ضد ذرات“ (Anti-particles) بھی پائے جاتے ہیں، پھر الیکٹران کے بالمقابل ضد الیکٹران (Anti Electron) کا انکشاف ہوا۔ پھر ضد نیوٹران (Anti neutron) اور ضد نیوٹران (Anti Neutron) کا علم ہوا۔ پھر آگے چلتے چلتے تو بات یہاں تک پہنچی کہ مادہ کے بالمقابل ضد مادہ (Anti Metter) کا وجود بھی ہے پھر کہکشائی نظام کی ضد کا تصور (Anti Galaxies) پیدا ہوا۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ

”.....آج کے بیشتر ماہرین طبیعیات وریاضی کا خیال ہے کہ خلا میں کسی نہ کسی ہماری اس کائنات کا بھی آئینوی توام (Looking Glass Twin) یا عکس موجود ہے ان کو یہ بھی یقین ہے کہ کائنات کے اس توام کا وجود لازمی طور پر ہونا چاہئے۔“

یعنی اس نظریے کا ایک سرا تو مسلمہ اعیان سے جا ملتا ہے اور دوسرا سرا اسلام کے تصور آخرت سے، کوئی اور دنیا بھی ہے جس کا نظام اس دنیا کے ساتھ شدید مماثلتیں رکھنے کے باوجود مختلف بھی ہے۔ اس نظریے کے حاملین بھی یہ کہتے ہیں کہ ایک طرف یہ دونوں دنیا باہم دگر ہیں اور دوسری طرف یہ بھی کہ ان میں ”متناکل“ موجود ہے۔

## مسلمانوں کی تباہی

افسوس اس بات کا ہے کہ جو تحقیقات موجودہ زمانے میں ہو رہی ہیں، ان میں مسلمانوں کا کوئی قابل ذکر حصہ نہیں ہے۔ اور یہ تو چھوڑیئے، حال ہی میں بحیرہ مردار سے برآمد شدہ طوماروں اور پلندوں (Dead Sea Scrolls) تک سے مسلمانوں نے کوئی دلچسپی نہیں لی، حالانکہ تاریخی و مذہبی ریکارڈ کے اس دفینہ کی برآمدگی ان کے گھر کا معاملہ تھی۔ تحقیقاتی سرگرمیوں سے مسلمانوں کی یہ بے تعلقی غیر مسلم محققین کو موقع دیتی ہے کہ وہ اپنے لادینی یا مذہبی نقطہ ہائے نظر یا سیاسی اور سامراجی مفاد کے مطابق جس طرح چاہیں کسی دریافت شدہ چیز کی توجیہہ کریں۔ اور جن نامطلوب اجزاء کو چاہیں، بالکل نظر انداز کر جائیں۔ ذرا سوچئے کہ اب جبکہ غیر مسلم بلکہ بسا اوقات اسلام دشمن اور مذہب دشمن محققین کے اخذ کردہ نتائج بھی قرآن کی صداقت کو واضح کرنے میں معاون ہوتے ہیں، اگر خود مسلمان آگے بڑھ کر سائنسی اور تاریخی تحقیق کے میدانوں میں اُتریں تو وہ زیادہ صحیح علمی نقطہ نظر اور جذبہ ایمانی سے کام لے کر مطالعات و مشاہدات کو ”قرآنی حقائق“ کے تابع ثابت کر سکتے ہیں۔ وہ اگر خود براہ راست بھی کسی وسیع تحقیقی مہم کا آغاز نہیں کرسکتے تو کم ازکم دوسروں کے فراہم کردہ مواد اور معلومات کا جائزہ تو لیں، دوسروں سے مل کر کام کرتے ہوئے اپنا نقطہ نظر استعمال کریں اور ان کی غلطیوں پر گرفت کریں۔

لیکن مشکل یہ بھی تو ہے کہ جہاں موجودہ زمانے کے عام مسلمان، سائنس کو دوسروں کی جاگیر سمجھے ہوئے ہیں، وہاں مسلمان سائنس دانوں کو ذہنی غلامی کا روگ لگا ہوا ہے، اور وہ ہر مفروضے، نظریے اور قانون پر بے چون وچرا ایمان لے آتے ہیں جو غیر مسلم دماغوں نے مرتب کرکے ان کے سامنے رکھ دیا ہے۔ بلکہ بسا اوقات وہ ان باطل فلسفوں کے بھی پُر جوش وکیل بن جاتے ہیں جو مغرب کی ملحدانہ ذہنیت نے قیاس سے کام لے کر سائنس کی تحقیقات کی اساس پر کھڑے کئے ہیں، اور پھر اُن کے حق میں اونچی علمی سطح پر نہایت زبردست پروپیگنڈا کیا ہے۔

یہ کیفیت قرون اولیٰ اور قرون وسطیٰ کے سائنسدانوں میں بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔ اس کے لئے ایک سادہ سی مثال سامنے آتی ہے جو اُن کی ذہنی آزادی کی دلیل ہے۔ جب عربوں نے جالینوس کے یونانی طریق علاج کو اپنایا تو انہوں نے دواؤں کے یونانی سسٹم سے ٹنکچروں کو بالکل خارج کردیا۔ جڑی بوٹیوں کے ٹنکچروں کے بجائے انہوں نے معجونیں، چٹنیاں، مربے اور شربت وغیرہ تیار کر کے نئی راہیں نکالیں۔ ان میں سے بعض چیزیں زمانہ حال کے جدید ایلو پیتھک فارما کو پیا اور کوڈیکس میں موجود ہیں۔ لیکن بیسویں صدی کے مسلمانوں نے مغربی طب کو اپنایا تو ان میں کوئی ادنیٰ ترمیم کرنے کی جرأت موجود نہ تھی۔ انہوں نے عیسائیوں کی طرح متروک ٹنکچروں کو چپ چاپ قبول کرلیا۔ ہمارے ڈاکٹر اور دواساز ابھی تک الکوحل تک کو ترک کرنے کا اقدام نہیں کر سکے، حالانکہ الکوحل کے مقاصد پورے کرنے کے لئے مسلمان اطبا قرنوں پہلے دوسری موثر تدبیریں پیش کرچکے ہیں۔

(سیارہ ڈائجسٹ اگست 2007ء، صفحہ 51 تا 58)

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## تقریب آمین

مکرم عمران اسلم صاحب استاد مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی شازیہ انیقہ واقفہ نو نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب مرحوم چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر کی پوتی اور مکرم رانا محمد اختر صاحب چک نمبر 168 مراد کی نواسی ہے عزیزہ کو قرآن کریم خاکسار اور عزیزہ کی والدہ محترمہ کو پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مورخہ 14 فروری کو تقریب آمین منعقد ہوئی مکرم قاری محمد عاشق صاحب استاد مدرسۃ الحفظ ربوہ نے عزیزہ سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے قرآن کریم کے نور سے منور کرتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیمات کو سیکھنے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

## نکاح و تقریب شادی

مکرم نصر احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ ایم ٹی اے ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3 دسمبر 2013ء کو 10 لاکھ روپے حق مہر پر خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر عطاء العلیم بھٹی صاحب نیوروسرجن کے نکاح کا اعلان مکرمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ مقیم سوئٹزرلینڈ بنت مکرم شمیم احمد صاحب کے ساتھ فرمایا اور دعا کروائی۔ تقریب رخصتانہ مورخہ 28 دسمبر 2013ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ 29 دسمبر کو الرفیع بینکوئٹ ہال میں تقریب ولیمہ کے موقع پر تلاوت کے بعد مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم حافظ داؤد احمد بھٹی صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھائی مکرم احمد رضا بھٹی صاحب تقریباً ایک ماہ سے بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں اور 15 روز سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

## تقریب شادی

مکرم مرزا فرخ احمد صاحب واقف زندگی ٹیچر ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے چھوٹے بھائی مکرم مرزا نصر احمد صاحب ابن مکرم مرزا نسیم احمد صاحب کی شادی مکرمہ امۃ الودود صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد ضیاء صاحب کے ساتھ مورخہ 9 فروری 2014ء کو ہوئی۔ دفاتر تحریک جدید کے گراسی لان میں تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام دفاتر انصار اللہ کے گراسی لان میں کیا گیا۔ اس موقع پر دعا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت فرمائے اور دونوں خاندانوں کیلئے باعث مودّت اور ثمرات حسنہ کا موجب ہو۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم حمید اللہ خان صاحب کارکن دارالصناعۃ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ مبارکہ فرحت صاحبہ زوجہ مکرم محمد حسین صاحب مرحوم باغبان ناصر آباد سندھ دارالیمن شرقی صادق ربوہ مورخہ 19 فروری 2014ء کو مختصر علالت کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں اپنے مولا حقیقی سے جاملیں۔ آپ 1928ء میں پیدا ہوئیں ایک لمبا عرصہ اپنے معذور باپ کی خدمت کرتی رہیں آپ کو تقریباً 50 سال بطور صدر لجنہ اماء اللہ اور جنرل سیکرٹری محمود آباد، ناصر آباد، دارالیمن شرقی صادق خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت سے بے پناہ انس تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے نام ازبر تھے۔ آپ کو قرآن کریم سے بہت لگاؤ تھا۔ آپ نے بہت سارے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ بھی پڑھایا، ایم ٹی اے بہت شوق سے دیکھتیں۔ تمام پروگرام کا وقت ازبر تھا اور دوسروں کو بھی نصیحت کرتیں۔ گھر میں ہر وقت ایم ٹی اے ہی چلتا رہتا۔ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں، صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں، تہجد میں کبھی ناغہ نہیں ہونے دیا، مہمان نواز، نرم گو، نیک نصائح کرنے والی اور دعا گو تھیں۔ آپ چندہ جات بھی باقاعدگی سے ادا کرتیں بلکہ وعدہ کرتے ہی ادائیگی بھی ساتھ ہی کر دیتی تھیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 1951ء میں وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ آپ کی عمر 86 سال تھی، آپ کی نماز جنازہ مورخہ 21 فروری 2014ء کو مکرم ادریس احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹیاں مکرمہ نسیم احسان صاحبہ اہلیہ مکرم احسان الٰہی صاحب کارکن تحریک جدید، مکرمہ شاکرہ اعجاز صاحبہ کارکنہ دارالضیافت اہلیہ مکرم اعجاز الٰہی صاحب، مکرمہ ناصرہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم منور خالد صاحب کراچی، مکرمہ فاخرہ ستار صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالستار صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو، تین بیٹے خاکسار، مکرم محمد کلیم اللہ صاحب اور مکرم طارق احمد طاہر صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے، اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## ملازمت کے مواقع

- Pakstran کو ٹیم لیڈر ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ اور ریسرچ آفیسرز کی ضرورت ہے۔
- لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو اسسٹنٹ، جونیئر اکاؤنٹس اسسٹنٹ اور ڈیٹا انٹری آپریٹر کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ مزید معلومات اور درخواست فارم حاصل کرنے کے لئے وزٹ کریں۔ www.nts.org.pk
- انٹرلوپ لمیٹڈ کو پروڈکشن سپروائزر/شفٹ سپروائزر، ٹرینی سپروائزر، کوالٹی آڈیٹرز، لیب ٹیکنیشن اور سیکیورٹی سپروائزر کی ضرورت ہے۔
- ہارس سلیکون اینڈ گلاس پرائیویٹ لمیٹڈ کو اکاؤنٹس ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔
- بحریہ ٹاؤن کو اپنے کراچی پروجیکٹ کیلئے ہیڈ آف پروجیکٹ، آرکیٹکٹ، فنانس اینڈ انٹرنل آڈٹ، ہیومن ریسورس، پروکیورمنٹ، پلاننگ اینڈ ڈیزائن، آئی ٹی، سیکیورٹی، سروسز، QA/QC ورکشاپ، میس اور سٹور اینڈ ویئر ہاؤس ڈیپارٹمنٹس میں مختلف آسامیوں پر تعیناتی کیلئے موزوں امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔
- ایسوسی ایشن فار ایکڈیمک کوالٹی کو پاکستان میں اپنے ریجنل آفسز کیلئے مارکیٹنگ مینیجر ریسرچ لاہور، ٹیچر ایجوکیٹرز، سبجیکٹ سپیشلسٹس اور کیشیئر لاہور کی ضرورت ہے۔
- نشاط گروپ کو چائنیز انٹرپریٹر اور شفٹ انچارج کی ضرورت ہے۔
- بلھے شاہ پیکجنگ قصور کو تین سالہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئرز (کیمیکل) سے درخواستیں مطلوب ہیں۔
- Q موبائل بنانے والوں کو مختلف شہروں کیلئے فنانشل اکاؤنٹنٹس، مارکیٹنگ مینیجر، کورپوریٹ سیلز مینیجر، آئی ٹی مینیجر، ڈیجیٹل مارکیٹنگ مینیجر، مارکیٹنگ ایگزیکٹو، بی ٹی ایل، ریٹیل سیلز اسٹاف/برانڈ ایمبیسیڈرز، گرافک ڈیزائنر، میڈیا پلانر/بائر، آفس مینیجر (PA ٹو چیئرمین) اور آفس ریسپشنسٹ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی Resume ایک عدد حالیہ فوٹو گراف کے ساتھ 28 فروری 2014ء تک اس ای میل پر بھیجیں:
careers@qmobile.com.pk
- ڈسٹرکٹ پبلک سکول اینڈ کالج دیپالپور ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کو لیکچرار، (میل/فی میل) بیالوجی، فزکس، میتھ، کیمسٹری، انگلش، سائیکالوجی (اسٹوڈنٹ کنسولر)، سیکشن ہیڈ/ہیڈ کوآرڈینیٹر (فی میل)، سبجیکٹ ٹیچرز، لائبریرین، PET/PTI، جونیئر ٹیچر اور لیکچرار اسسٹنٹ کی آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند احباب مزید معلومات اور درخواست فارم حاصل کرنے کیلئے وزٹ کریں:
www.nts.org.pk

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 23 فروری 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

## سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ آسیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم حاجی برکت اللہ صاحب مرحوم مورخہ 23 دسمبر 2013ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر 55 سال انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز ظہر بشیر آباد ربوہ میں مکرم ادریس احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ ربوہ نے پڑھائی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم محمود احمد اشرف صاحب نائب وکیل التعلیم تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے والدین کی پیرانہ سالی میں بھرپور خدمت کی توفیق پائی اور گردونواح کے بہت سے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی مقدور بھر کوشش

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان:047-6215747 فون رہائش:047-6211649

# ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

## 4 مارچ 2014ء

| | |
|---|---|
| 12:35 am | ریئل ٹاک |
| 1:35 am | راہ ہدیٰ |
| 3:10 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2008ء |
| 4:15 am | تقاریر جلسہ سالانہ قادیان |
| 5:00 am | عالمی خبریں |
| 5:20 am | تلاوت قرآن کریم اور درس |
| 5:50 am | الترتیل |
| 6:20 am | ہمبرگ میں استقبالیہ |
| 7:35 am | کڈز ٹائم |
| 8:05 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2008ء |
| 9:05 am | تقاریر جلسہ سالانہ قادیان |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 11:30 am | یسرنا القرآن |
| 12:05 pm | گلشن وقف نو |
| 1:00 pm | آسٹریلین سروس |
| 2:00 pm | سوال وجواب 26 مارچ 1995ء |
| 3:00 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء (سندھی ترجمہ) |
| 5:05 pm | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 5:30 pm | یسرنا القرآن |
| 6:00 pm | ریئل ٹاک |
| 7:00 pm | بنگلہ سروس |
| 8:00 pm | سپینش سروس |
| 8:30 pm | کوئیز |
| 9:30 pm | سیمینار سیرت النبی ﷺ |
| 10:30 pm | یسرنا القرآن |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:25 pm | گلشن وقف نو |

## 5 مارچ 2014ء

| | |
|---|---|
| 12:30 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء (عربی ترجمہ) |
| 1:30 am | آسٹریلین سروس |
| 2:00 am | جمہوریت سے انتہا پسندی تک |
| 3:00 am | سیمینار سیرت النبی ﷺ |
| 4:00 am | سوال وجواب |
| 5:00 am | عالمی خبریں |
| 5:15 am | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 5:50 am | یسرنا القرآن |
| 6:15 am | گلشن وقف نو |
| 7:30 am | کوئیز |
| 8:30 am | آسٹریلین سروس |
| 9:00 am | سیمینار سیرت النبی ﷺ |
| 10:00 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم اور درس |
| 11:40 am | الترتیل |
| 12:10 pm | جلسہ سالانہ جرمنی 16 ستمبر 2011ء |
| 12:40 pm | قرآنک آرکیالوجی |
| 1:15 pm | ریئل ٹاک |
| 2:20 pm | سوال وجواب |
| 3:15 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:15 pm | سواحیلی سروس |
| 5:15 pm | تلاوت قرآن کریم اور درس |
| 5:55 pm | الترتیل |
| 6:30 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2008ء |
| 7:30 pm | بنگلہ سروس |
| 8:35 pm | دینی وفقہی مسائل |
| 9:10 pm | کڈز ٹائم |
| 9:40 pm | فیتھ میٹرز |
| 10:40 pm | الترتیل |
| 11:15 pm | عالمی خبریں |
| 11:35 pm | جلسہ سالانہ جرمنی |

## 6 مارچ 2014ء

| | |
|---|---|
| 12:05 am | قرآنک آرکیالوجی |
| 12:45 am | ریئل ٹاک |
| 1:50 am | دینی وفقہی مسائل |
| 2:25 am | کڈز ٹائم |
| 2:55 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2008ء |
| 4:00 am | انتخاب سخن |
| 5:05 am | عالمی خبریں |
| 5:20 am | تلاوت قرآن کریم اور درس |
| 6:00 am | الترتیل |
| 6:30 am | جلسہ سالانہ جرمنی |
| 7:00 am | دینی وفقہی مسائل |
| 7:35 am | جلسہ سیرت النبی ﷺ |
| 8:25 am | قرآنک آرکیالوجی |
| 9:00 am | فیتھ میٹرز |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 11:30 am | یسرنا القرآن |
| 12:00 pm | پریس پوائنٹ |
| 1:05 pm | Beacon of Truth (سچائی کا نور) |
| 2:10 pm | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 3:15 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:15 pm | پشتو سروس |
| 5:00 pm | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 5:30 pm | یسرنا القرآن |
| 6:00 pm | Beacon of Truth (سچائی کا نور) |
| 7:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء (بنگلہ ترجمہ) |
| 8:00 pm | حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام |
| 8:30 pm | مذاکرہ |
| 9:00 pm | Maseer-E-Shahindgan |
| 9:35 pm | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 10:35 pm | یسرنا القرآن |
| 11:05 pm | عالمی خبریں |
| 11:30 pm | الحوار المباشر Live |

### ربوہ میں طلوع وغروب 28۔فروری

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:16 |
| طلوع آفتاب | 6:35 |
| زوال آفتاب | 12:21 |
| غروب آفتاب | 6:07 |

### ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

#### 28 فروری 2014ء

| | |
|---|---|
| 6:05 am | ایوان طاہر کینیڈا کا افتتاح 26 جولائی 2012ء |
| 8:30 am | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 9:50 am | لقاء مع العرب |
| 11:55 am | امن کا پیغام 3،4 دسمبر 2012ء |
| 1:25 pm | راہ ہدیٰ |
| 4:00 pm | دینی وفقہی مسائل |
| 6:00 pm | خطبہ جمعہ Live |
| 9:20 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء |
| 11:20 pm | امن کا پیغام |


# STUDY IN GERMANY

**www.ErfolgTeam.com** in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offer you

Session-July- 2014
**APPLY NOW**

**1. Comfort Package:**

Start your **Bachelor or Master** Program in:

**Science Group:** Mathematics, Physics, Chemistry, Biology, Biochemistry, Computer Science, Business

**Arts Group:** Linguistics, History, Media, Political Science

**Requirement for Bachelor/Master Program in Germany:**

For Bachelor: Minimum 2 years of education after intermediate

For Master: Minimum 4 years of education after intermediate

4 Months of German Language in Pakistan

**2. Quick Package:** Start learning German language in Germany

Courses for Intermediate, Bachelor & Master students in all fields

**FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY**

(Starting installment 2000 Euros, Embassy appearance 4-6 Months)

**3. Master in Theology (English Program)**

**Requirement** Minimum 4 years of Bachelor in Humanities, History, Linguistics, Politics or other related fields, IELTS 6.0 Band

**4. English Bachelor Programs Engineering/Business**

**Requirement** O-Level, A-Level, First year & Intermediate

**Consultancy +Admission + Documentation /** Even after reaching Germany, pick up service from airport till University

**Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany**

Office: +49 7940 5035030, Fax:+49 7940 5035031 Mob: +49 176 56433243

Email: info@erfolgteam.com, Skype: erfolgteam, **www.erfolgteam.com**



زوجام عشق
مردانہ طاقت کی مشہور دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434



نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0344-7801578



FR-10